روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
0092 4524 213029
ہفتہ یکم۔ جنوری 2000ء - 23 رمضان 1420 ہجری - یکم - صلح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر1

درود نہ پڑھنے والا بخیل ہے

حضرت حسینؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

(مسند احمد۔ مسند اہل بیت۔ حدیث نمبر1645)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں۔ اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہیں۔ اور بہت ہی تضرع سے چاہیں۔ اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو۔ بلکہ چاہئے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی دوستی اور محبت ہو۔ اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں۔ کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں......اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے۔ کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو (-) اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں"

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 24'25)

"اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔ لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعولہ پر ہوتا ہے۔ وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں۔ اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں۔ بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 24'25)

ایک شخص نے بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود (-) کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ "نمازوں کو سنوار کر پڑھو۔ کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے۔ اور اس میں ساری لذت اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔"

(الحکم جلد7۔ 28 فروری 1903ء)

نئی صدی کا آغاز 2001ء سے ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا ارشاد

"جماعت احمدیہ قدیم سے جو روایات چلی آرہی ہیں انہی کے مطابق نئی صدی کا آغاز کرے گی۔ ہمیشہ جب ایک کا ہندسہ ہر سو کے بعد شروع ہوتا ہے تو تب نئی صدی شروع ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے چینیوں کا مسلک درست ہے اور ہم اسے قبول کرتے ہیں اور یہی دینی روایت بھی رہی ہے۔ اور جب سے تاریخ منضبط ہونے کی سنت جاری ہے اسی پر عمل ہو رہا ہے کہ صدی کی جو گنتی شماری ہوتی ہے اس کے ساتھ جب اگلی صدی کے ایک کا ہندسہ لگتا ہے تو وہ اس کا پہلا سال ہوتا ہے اس لئے 1999ء پر یہ صدی ختم نہیں ہوگی بلکہ 2000ء میں ختم ہوگی اور 2001ء سے نئی صدی شروع ہوگی۔"

کیلنڈر کا تجزیہ

(روزنامہ جنگ 31۔ دسمبر 99ء)

پہلی صدی زیرو سے نہیں ایک سے شروع ہوئی تھی۔ اس لئے نئی صدی سن 2001ء سے شروع ہوگی۔

دراصل موجودہ کیلنڈر کی ابتدا ڈائیونیس ایگزیگوس نے کی جو روس کے جنوب مغربی علاقے سیتھیا کا رہنے والا تھا اس سے قبل دنیا بھر میں نیا سال بہار کی آمد کو سمجھا جاتا تھا جو کہ 25 مارچ سے شروع ہوتا ہے ڈائیونیس نے جسے دنیا ڈینس دی شارٹ (Denis The Short) کے نام سے جانتی ہے سوچا کہ تاریخوں کا ایک نیا مکمل نظام متعارف کرایا جائے جو پوری دنیا کے لئے قابل قبول ہو اس مقصد کے لئے اس نے یکم جنوری کا انتخاب کیا یکم جنوری کا انتخاب اس نے ایک پرانی عیسائی روایت کے حوالے سے کیا جس کے مطابق نوزائیدہ بچے کی زندگی اس کی پیدائش کے دن کی بجائے اس سے آٹھ دن بعد اس کے نام رکھنے کے دن سے شروع ہوتی تھی۔ اس لحاظ سے

باقی صفحہ 7 پر

نئے سال کی مبارکباد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے مبارک الفاظ میں

حضور نے یکم جنوری 99ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا

سب سے پہلے تو تمام دنیا کی جماعتوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور نیا سال مبارک ہو۔ اور جب میں نیا سال مبارک کہتا ہوں تو سب بنی نوع انسان کے لئے ہی مبارک ہو اگرچہ بظاہر اس کے مبارک ہونے کے آثار دکھائی نہیں دے رہے، لیکن جماعت احمدیہ کے لئے تو بہر صورت مبارک ہے اور یہ برکتیں بڑھتی جارہی ہیں اور بڑھتی چلی جائیں گی اور انشاء اللہ اگلی صدی تک پھیل جائیں گی۔

(الفضل 12۔ اپریل 99ء)

سالِ نو کے لئے دعائیں

بہت مبارک ہو سالِ نو کی ہزار خوشیاں یہ لے کے آئے
ہر ایک لمحہ ہو پُر مسرت خوشی کی گھڑیاں یہ لے کے آئے

یہ سال نو بار بار آئے جو فتح و نصرت کا ہووے موجب
غم و الم رنج و دکھ مٹائے ہمیش خوشیوں کے دن دکھائے

خدا کرے جو بچھڑ گئے ہیں وہ جلد آپس میں مل کے بیٹھیں
مراجعت ہو بخیر ان کی خدا ہمیں بھی وہ دن دکھائے

گزشتہ سالوں سے بڑھ کے امسال اپنے فضلوں کی کچھ بارش
سدا ہے تو صادقوں کا ساتھی جہان سارا یہ مان جائے

خوشی ہمارا نصیب کر دے غم و الم سے نجات دے دے
رہیں تری ہی رضا پہ راضی نہ فکر فردا ہمیں ستائے

بدل سکیں دل محبتوں میں جو نفرتوں سے بھرے ہوئے ہیں
رسول عربی نبیٔ آخر کو سب جہاں راہنما بنائے

ہمیں بھی دے اتنی استطاعت عطا ہو ہم کو بھی استقامت
کبھی جو ہم پہ ہو آزمائش قدم ہمارا نہ ڈگمگائے

ترے ہی در پہ خلیقؔ اپنا جھکا کے سر التجا ہے کرتا
خطائیں میری معاف کر دے تری ہی رحمت مجھے چھپائے

آمین

خلیق بن فائق گورداسپوری

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 89)

نشان عبرت

7۔ رمضان المبارک 1324ھ مطابق 25۔ اکتوبر 1906ء کو بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں میں رونما ہونے والے رب ذوالجلال کے عظیم نشان کی تفصیلات حضرت میاں علی محمد صاحب ولد غلام محمد خاں ساکن بستی مندرانی کے قلم سے:۔

ایک صوفی صاحب بنام میاں محمد صاحب ساکن بستی مندرانی تحصیل سنگھڑ ڈیرہ غازی خان جس کو اردگرد کے لوگ نہایت مستجابۃ الدعوات سمجھتے ہیں۔ اور خود صوفی صاحب بھی مدعی اس بات کے تھے۔ اور ہر قسم کے لوگوں نے اپنے کاروبار دینی و دنیاوی کے لئے صوفی صاحب کو خدا کی طرف سے ایجنٹ مقرر کیا ہوا تھا۔ اور زمانہ دراز سے ایک مسجد میں امام بھی تھا اور الٰہی حکمت کے تقاضاء کے مطابق وہاں کچھ احمدی جماعت ہو گئی اور انہوں نے کچھ اخبارات جیسے بدر۔ تشحیذ الاذہان و الحکم و میگزین منگوانے شروع کردئے۔ چنانچہ ہر ایک اخبار کو سن کر صوفی صاحب نہایت غصہ سے ہمیشہ یہی احمدی جماعت کو کہتے تھے۔ کہ خبردار اور ہوش کرو کہ اس امام کا نام نہ لو اور ضرور چھوڑ دو۔ نہیں تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ کچھ مدت تک تو احمدی لوگ بہت صبر سے کام لیتے رہے اور صوفی صاحب کے کہنے سے باز نہ آئے۔ آخر صوفی صاحب تنگ آکر ایک روز نہایت غصہ سے احمدی جماعت کو بددعا دینے لگے اور حضرت اقدس کے حق میں بھی ناشائستہ الفاظ نکالتا ہوا چلا گیا۔ اور ایک نئی مسجد ضد سے کھڑی کر دی اور حضرت کی اطلاع کے بغیر بددعا یعنی مباہلہ شروع کر دیا اور سب مخالف اس کی امداد کرتے تھے اور یہ بات مشہور ہو گئی۔ کہ اب احمدی لوگ مع پیشوا کے ہلاک ہو جائیں گے اور ہر خاص و عام کی اسی طرف تاک لگ رہی تھی۔ کہ ناگہاں صوفی صاحب بیمار ہو گئے اور نہایت ہی خوف زدہ ہو گئے۔ اور مختلف مکانوں میں اسے لے جاتے اور بدلتے تھے اور کئی قسم کے خطرناک الفاظ مونہہ سے نکالتے۔ مگر اکثر یہی کہتے۔ کہ دیکھو مرزائی لوگ فوج لے کر مجھے پکڑنے کو آئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ وہ شخص کبھی کہتا تھا کہ مجھے بندوق چلا گئے ہیں۔ یا آگ کی چواتی مجھے لگا گئے۔ غرض ایک سال تک ہلاکت میں اس کی حالت عبداللہ آتھم کی حالت سے کمی بیشی نہیں رکھتی تھی۔ آخر کار اس درجہ کو پہنچا کہ دست جاری ہو گئے۔ اور کپڑوں سے الگ ننگا اور مڑا پڑا رہتا تھا۔

ایک وہ وقت تھا۔ کہ ہر ایک ادنیٰ اعلیٰ بول اٹھا تھا کہ صوفی صاحب نور علی نور ہیں۔ پھر وہی لوگ بول اٹھے کہ اب کیسے بے نور ہو گئے ہیں۔ حتیٰ کہ کوئی دیکھنے کو بھی نہیں

جاتا تھا۔ آخر بتاریخ سات رمضان المبارک 1324ء میں مرا......اور اس واقعہ سے احمدی وغیرہ سب واقف ہیں کہ بددعاؤں کے تیر چلاتا ہوا نکلا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو پکڑا اور ذلیل کیا

اور مامور من اللہ کی صداقت پر مہر لگا گیا۔

اور صوفی مذکور کے وصف میں ایک اور مولوی محمد شاہ عالم صاحب جو کہ بڑے فاضل اجل علامہ دہر اس ملک میں مشہور تھے......

وہ بھی ایک ماہ کے بعد مر گئے"

(اخبار "بدر" قادیان 27۔ جون 1907ء صفحہ 2)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقویٰ کی باریک راہیں

حضرت حکیم مولوی قطب الدین صاحب کا چشمدید واقعہ:۔

"شروع زمانہ میں ایک دفعہ میں آپ سے مل چکا تھا۔ امرتسر ریاض ہند کے مطبع میں آپ کے اکثر مضامین چھپا کرتے تھے۔ شیخ نور احمد صاحب اس کے بانی تھے۔ وہاں ایک مراد آبادی کاتب تھے ان کو ضعف جگر کی شکایت تھی۔ ایک دفعہ میں اس مطبع کے پاس سے گذرا۔ تو ان کو دیکھا اور حضرت صاحب کا ذکر بھی ان سے کر دیا۔ اور پوچھا آپ بھی حضرت مسیح موعود کو جانتے ہیں؟ وہ کہنے لگا میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں۔ اور آپ کا معتقد ہوں آپ ان کا حال سنائیں۔

دوسرے دن میں جب ہال بازار کی طرف گیا تو وہاں ایک چارپائی پر حضرت مسیح موعود کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ شیخ محمد حسین صاحب کاتب بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ شیخ محمد حسین نے ذکر کیا حضور یہ عطر بھی ہے۔ میں کبھی کبھی اس کو لگا بھی لیتا ہوں آپ سونگھنا چاہتے تھے مگر پھر بغیر سونگھے واپس کر دیا اور فرمایا کہ یہ تو رہن ہے۔ ہم اس سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتے جب روپیہ دے گا لے لے گا۔

(الحکم 26۔ مئی 1935ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا عالمی درسِ قرآن | نمبر 8 | 19- دسمبر 1999ء

صلہ رحمی کرو- باہمی نفرتوں پر صلہ رحمی کی محبت آہستہ آہستہ غالب آ جاتی ھے

یہود و نصاریٰ کی بدعادتوں میں اس طرح ملوث نہ ہو جاؤ کہ تم گویا انہی میں سے ہو

روزہ میں ٹوتھ پیسٹ کی جا سکتی ہے- اس کے بعد اچھی طرح کلی کر کے اس کا اثر زائل کر دیں

(درس کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 19- دسمبر 1999ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں رمضان المبارک کے عالمی درس قرآن میں سورہ مائدہ کی آیات 49 تا 57 کا درس دیا اور اس کے بعد احباب کرام کے سوالوں کے جوابات دیئے- یاد رہے کہ اتوار کا دن حضور نے مقرر فرمایا ہے کہ درس کے آخری 45 منٹ سوالوں کے جواب دیئے جائیں گے- حضور ایدہ اللہ کا درس القرآن ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا- اور سات دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

آیت نمبر 49

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 49 **وانزلنا الیک الکتٰب** (-) ہم نے تیری طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی- اس کی تصدیق کرتی ہوئی اور اس کی محافظ- پس تیرے پاس جو کتاب ہے تو اس کے مطابق فیصلہ کر- جو تیرے پاس حق آیا اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کر- اور ہم نے ہر ایک کے لئے رستہ بنایا ہے- اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ضرور ہی ایک امت بنا دیتا- لیکن اس کے ذریعے آزمانا تھا جو اس نے آزمایا- پس تم اچھائیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اللہ ہی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے وہ تمہیں اس کی حقیقت سے آگاہ کرے گا جن امور میں تم اختلاف کرتے ہو۔

حل لغات میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔

مہیمن :- اللہ کے اسماء میں سے ایک نام' نگران

شرعہ: رستہ- استعارہ میں الٰہی راستہ- پانی کے راستہ کا مطلب الٰہی پانی میں رستہ-

منہاجاً: عرف عام میں اپنی عقل کے مطابق بنایا جانے والا راستہ

نبا: بہت بڑی خبر-

طبری نے لکھا ہے کہ **فاحکم بینکم**- اللہ نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ قرآن کے مطابق فیصلے کریں- ہر اس معاملے میں جس میں آپ چاہیں-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا عرب کے جہلاء کا یہ طریق تھا کہ تورات کی رو سے فیصلے کراتے جس میں دھوکا دہی سے کام لیتے- دوسرا طریق یہ تھا کہ عرف عام کے مطابق عمومی فیصلہ کرایا جائے- اس میں کتاب و سنت کی کوئی بات نہ تھی- اختیار دیا تھا کہ کر یا نہ کر- اور حکم یہ تھا کہ اگر فیصلہ کرنا ہے تو قرآن کے مطابق کر- عیسائی اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن نے تورات کی تصدیق کر دی ہے یہ لغو خیال ہے- یہ آیت اس خیال کو رد کرنے کے لئے کافی ہے- دراصل قرآن نے تورات و انجیل سے قوی اور قائم رہنے والی بات لی ہے- قرآن سراپا حق ہے-

مہیمن کا مطلب ہے محافظ-

شرعہ: پانی کے گھاٹ کو کہتے ہیں- اور منہاج خشکی کے اس رستے کو کہتے ہیں جو اپنے طور پر بنایا جائے- اپنی عقل سے- مراد دو راستے ہیں ایک اللہ کا بتایا ہوا اور دوسرا عقل انسانی کا تجویز کردہ- اللہ نے کچھ باتیں انسان پر چھوڑ دی ہیں مثلاً زراعت ہے- کپڑے پہننا ہے- یہ انسان پر چھوڑا ہے- اگر وہ چاہتا تو سب ایک ہی مذہب کے ہو جاتے- پھر یہ جبر ہو جاتا اور جزا سزا کا مسئلہ باقی نہ رہتا- اگر اپنے اختیار سے نیکی نہ کرو بلکہ فطرتاً کرو تو پھر اجر کیسا؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہر قوم نے اپنے لئے ایک نصب العین مقرر کیا ہوتا ہے- تمہارا نصب العین **فاستبقوا الخیرات** ہے- حضور نے فرمایا میں نے بہت تحقیق کی ہے کسی مذہب میں یہ نصب العین مقرر نہیں کیا گیا- یہ عالمی مذہب ہے اس لئے اس کی یہی شان ہونی چاہئے-

حضرت خلیفہ اول کی تفسیر

بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت خلیفہ اول فرماتے ہیں میں دنیا پرستوں کا دشمن ہوں- ان کی غرض محدود' حوصلے چھوٹے اور خیالات پست ہوتے ہیں- قرآن کریم جامع کتاب ہے جس میں ملک و ملت' سیاست ملل کے اصول اعلیٰ درجہ پر اور ہر طرز پر ہر رنگ کے اصول درج ہیں-

حضرت مصلح موعود کے نوٹس

مہیمن کا مطلب ہے کہ قرآن تورات پر بھی نگران ہے اس کے علاوہ سب کتب محرف و مبدل ہیں- سب پہلی الٰہی کتب کی تعلیم اس کے اندر آ گئی ہے- یہ قیامت تک محفوظ رہے گا- انشاء اللہ پہلے انسان ایک قوم تک محدود تھے- پھر یہ دنیا میں پھیل گئے- ہر قوم کا مشرب اور مذہب مقرر کیا گیا- قرآن کے متبعین کو مختلف فطرتوں کا جوہر ہونا چاہئے- تمام قوموں کا مجموعہ ان کے اندر ہو- قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہر چیز دوڑ کر لو بلکہ فرمایا کہ صرف بھلائیاں لو- حضور نے فرمایا مشکل یہ ہے کہ لوگ یورپین قوموں کی بدیاں لے لیتے ہیں لیکن سچائی دیانت وغیرہ کئی خوبیاں ہیں وہ نہیں لیتے۔

آیت نمبر 50

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 50 **وان احکم بینھم** (-) اور جو اللہ نے اتارا ہے اس کے مطابق جلد فیصلہ کر اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کر- اور ان سے ہوشیار رہ- کہ وہ تجھے فتنوں میں مبتلا کر کے اللہ کے کلام سے دور نہ لے جائیں- اگر وہ پھر جائیں تو جان لے کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کو ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے سزا دے- ان میں سے بہت سے لوگ فاسق ہیں-

آیت نمبر 51

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 51 **افحکم الجاھلیۃ** (-) کیا وہ جہالت کا طریق یا فیصلہ پسند کرتے ہیں- مومنوں کے نزدیک تو اللہ سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والا اور کوئی نہیں-

آیت نمبر 52

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 52 **یایھا الذین آمنوا** (-) اے لوگو جو ایمان لائے ہو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ- وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں- اور جو بھی ان کو اپنا حلیف بنائے گا وہ انہی میں سے ہو گا- اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا طبری نے لکھا ہے کہ اس میں مومنوں کے ایک گروہ کا ذکر ہے جو یہود و نصاریٰ کو دوست بناتا تھا- اللہ نے تمام مومنوں کو منع فرمایا ہے کہ یہود و نصاریٰ کو مومنوں کے مقابلے پر اپنا حلیف نہ بناؤ- جو مومنوں کو چھوڑ کر دوست بنائے گا تو نقصان اٹھائے گا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تاہم نیکی کی تبلیغ کے لئے یہود و نصاریٰ کو دوست بنانا منع نہیں- جو بات منع ہے وہ یہ ہے کہ ان کی بدعادتوں میں ایسے طور پر ملوث نہ ہو جاؤ کہ تم گویا انہی میں سے ہو- ان سے اچھا سلوک اور برتاؤ کرو اور احسان کا بدلہ احسان سے دو یہ منع نہیں ہے-

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں- نادان عیسائی دھوکہ دیتے ہیں کہ مسلمانوں کو اللہ کا حکم ہے کہ عیسائیوں سے دوستی نہ کریں- حضرت مسیح موعود نے فرمایا جس کا نام محبت ہے اس کا مطلب ہے کہ ان کے کفر و شرک میں سے کچھ حصہ لے لے- ان کے قول و فعل اور عادات کو رضامندی کے رنگ میں دیکھے اور ان کی عادات کا اثر دل پر ڈال لے- اللہ تو بار بار فرماتا ہے قرض داروں کے قرض ادا کرو بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کرو یہ عام تعلیم ہے اس کا اطلاق بلالحاظ مذہب و ملت ہونا چاہئے- یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی یہی خوبیاں تھیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمائی تھیں- ان کے نتیجے میں تو نبوت ملتی ہے- نہ کہ ان کے منافی کوئی بات کرنے سے- ہاں ان کے دین سے بچ کر رہنا چاہئے-

آیت نمبر 53

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 53 **فتری الذین فی قلوبھم** (-) تو جن کے دلوں میں بیماری ہے دیکھے گا وہ دوڑ دوڑ کر کفار کی طرف جاتے ہیں کہ کہیں ہم پر کوئی مصیبت نہ آ جائے- قریب ہے کہ اللہ فتح لے آئے- یا اپنے پاس سے کوئی فیصلہ صادر کر دے- جس سے وہ اس پر جو وہ دل میں چھپا رہے ہیں اس پر شرمندہ ہو جائیں-

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کی تشریح میں بیان فرمایا کہ علامہ فخرالدین رازی' واحدی کا قول بیان کرتے ہیں کہ مال و دولت کو دائرہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ چکر لگاتی رہتی ہے- ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں جاتی رہتی ہے-

الطبرسی کہتے ہیں کہ اللہ فرما رہا ہے کہ ہرگز بعید نہیں کہ وہ فتح مکہ کا دن قریب لے آئے اور ان کے دل نادم ہو جائیں-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا- اللہ فرماتا ہے کہ تم کس دور کی باتیں کر رہے ہو اللہ تو فتح مکہ لانے والا ہے جس دن تمہارے مذہب کا قصہ ہی ختم ہو جائے گا-

آیت نمبر 54

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 54 **ویقول الذین** (-) جو ایمان لائے وہ کہتے ہیں کہ یہی لوگ تھے جو اپنی طرف سے اللہ کی بخشش کی قسمیں کھاتے تھے۔ ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ گھاٹا کھانے والے بن گئے۔ حل لغات میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا **حبط**: اقرب میں ہے کہ خراب ہو گیا۔ ضائع ہو گیا۔ ایک حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ایک شخص سے کہے گا کہ تو نے دنیا میں کیا کام کیا۔ وہ کہے گا میں تلاوت کرتا رہا۔ اللہ فرمائے گا وہ تو تو نے اس لئے کی تھی کہ قاری کہلائے۔ اب تو نے قاری کہلا لیا۔ تجھے اس کا بدلہ مل گیا۔ اب آخرت میں اس کا یہ عمل **حبط** ہو کر رہ گیا۔

آیت نمبر 55

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 55 **یا ایھا الذین** (-) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم میں سے کوئی دین سے مرتد ہو جائے تو اللہ اس کے بدلے میں ایسی قوم لے آئے گا جو اس سے محبت رکھتی ہو گی اور اللہ ان سے محبت رکھتا ہو گا۔ وہ مومنوں پر مہربان اور کافروں پر سخت ہوں گے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہوں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف ان کو نہیں ہو گا۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وسعت دے دیتا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ نے مسکینوں کے قریب رہنے ان سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ کم درجہ پر نظر رکھی جائے اور بالا درجہ کی طرف نہ دیکھا جائے صلہ رحمی کرو۔ آہستہ آہستہ باہمی نفرتوں پر صلہ رحمی کی محبت غالب آ جاتی ہے۔

ایک صحابیؓ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا رسول کریم ﷺ نے صحابہ کو سوال کرنے سے روکا تھا۔ ایک صحابی کی حالت یہ تھی کہ وہ ایک دفعہ گھوڑے پر سوار تھے ان کے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔ وہ سواری سے اترے کوڑا اٹھایا اور پھر سوار ہو گئے۔ پاس کھڑے ہوئے کسی شخص نے کہا آپ مجھے کہہ دیتے میں کوڑا اٹھا کر آپ کو دے دیتا۔ انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ کسی سے نہیں مانگنا۔ اس لئے میں معمولی سوال بھی کسی سے نہیں کرتا۔

حق بات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جب کسی کے سامنے سچائی اور جھوٹ کا موازنہ ہو رہا ہو تو خواہ سچائی تکلیف کا باعث بنے۔ سچائی سے نہیں رکنا۔

حضور نے فرمایا بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو سچ بولیں گے۔ اب ایک شخص بدصورت ہے۔ اس کے منہ پر یہ کہہ دینا کہ تم بدصورت ہو یہ بداخلاقی کی حرکت ہے۔ سچ بولنے سے بداخلاقی مراد نہیں، چاہئے کہ ایسی صورت میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔ حضور نے فرمایا خدا کے فضل سے احمدی بڑی قربانیاں دے رہے ہیں مگر اپنے دین سے نہیں ہٹتے۔

ابن جریر الطبری لکھتے ہیں۔ پیشگوئی تھی کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ارتداد پھیلے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا تھا کہ اگر ارتداد کرو گے تو ان کی بجائے ایسے مومن لے آئے گا جو اللہ سے محبت کرنے والے جہاد کرنے والے ہوں گے۔ اللہ نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہاں پر مرتد کے قتل کی سزا کا مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ یہ نہیں فرمایا کہ جو ارتداد کرے گا وہ مارا جائے گا۔ بلکہ یہ کہا کہ اللہ اس کی جگہ ایسی قوم لے آئے گا جو تمہارے دکھوں میں شریک ہو گی۔ حضور نے فرمایا اگر چند لوگ دین سے ارتداد بھی اختیار کرتے ہیں تو اس جگہ ہی سینکڑوں ہزاروں نئے ہو جاتے ہیں۔ اور عالمی سطح پر تو کروڑوں ہو رہے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے جو جہاد کیا تھا وہ یہ تھا کہ لوگوں نے حکومت کا ٹیکس دینا بند کر دیا تھا۔ آج بھی اگر کسی جگہ کے لوگ یہ حرکت کریں تو حکومت اس کو بغاوت قرار دے گی۔ اور ان کے خلاف یہی کارروائی کی جائے گی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اسلامی لشکر کو فرمایا کہ جس گاؤں سے اذان کی آواز آ جائے اس کی طرف رخ بھی نہ کرنا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارتداد کرنے والوں کے بدلے چین انڈونیشیا جیسے دور دراز علاقوں میں بغیر کسی لڑائی یا تلوار کے استعمال کے مسلمان عطا کر دیئے یہاں پر بہت بڑی تعداد میں مسلمان موجود ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا اگر کسی شخص کا بھائی بیٹا یا دوست دین کے مرتبے سے گر جائے تو وہ پریشان نہ ہوں۔ خدا کا کہنا ہے کہ ایک مرتد ہو جائے تو اس کی جگہ بہت دوں گا۔ ایسی صورت حال میں غم کا پہلو اپنی جگہ ہے مائیں جن کے بچے مرتد ہو جاتے ہیں ان کی حالت دیکھنے والی ہوتی ہے جیسے کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہو۔ ان کی تکلیف کی دعائیں خدا تعالیٰ ضرور سنتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا ایک شخص کی پڑھائی پر میں نے ہزاروں روپیہ خرچ کیا۔ وہ مرتد ہو گیا اور دین کے خلاف اس نے بڑے سخت الفاظ استعمال کئے۔ اگر یہ آیت میرے ذہن میں نہ ہوتی تو مجھے سخت صدمہ پہنچتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا کی طرف سے یہ وعدہ ہے کہ ہمیشہ یہ حال ہوتا رہے گا۔ ایک مرتد ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر کئی لوگوں کو داخل کر دے گا۔

شیخ بٹالوی نے قسم کھائی کہ جو بھی احمدی ہو گا اسے واپس کروں گا۔ اس نے کہا کہ میں نے براہین احمدیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے چڑھایا اب میں ہی اسے اتاروں گا۔ مولوی بٹالوی روزانہ سٹیشن پر پہنچتے جو شخص قادیان جاتا نظر آتا اس کی خدمت خاطر کرتے۔ کھانا کھلاتے۔ پھر اس سے پوچھتے کہ قادیان جا رہے ہو؟ وہ اثبات میں جواب دیتا تو کہتے قادیان نہ جانا سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔ جواب ملتا ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق نے بیان فرمایا قادیان جاتے جاتے ہماری جوتیاں گھس گئیں اور لوگوں کو روکتے روکتے بٹالوی کی جوتیاں گھس گئیں۔

آیت نمبر 56

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 56 **انما ولیکم اللہ** (-) تمہارا دوست صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ مومن ہیں جو ایمان لائے نماز ادا کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں وہ پکے موحد ہیں۔

حضور نے فرمایا واضح طور پر قرآن کریم فرما رہا ہے کہ تمہارا ولی اللہ اور اس کا رسول ہے۔ کوئی غیر اللہ نہیں۔

آیت نمبر 57

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 57 **ومن یتول اللہ** (-) اور جو لوگ اللہ اور رسول کو اور مومنوں کو اپنا دوست بناتے ہیں وہ یاد رکھیں اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔

سوال و جواب

آج اتوار کا دن ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے درس کے آخری دس منٹ میں احباب جماعت کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

س: حضرت مسیح موعود کے وقت میں ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر اتنے مہمان آ گئے کہ چارپائیاں کم پڑ گئیں حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں گھر سے بنوا کر لاتا ہوں۔ اس کا دوسرا حصہ حضور نے بیان فرمایا ہے کہ ڈاکٹر سر اقبال، سر شہاب الدین اور غلام محی الدین قصوری قادیان گئے اور احمدی ہوئے۔ اس کے بارے میں کیا تفصیل ہے کہ کتنے دن ٹھہرے اور کیا گفت و شنید ہوئی۔

جواب حضور نے فرمایا جب کوئی قادیان میں آتا اور بیعت کرتا تھا تو حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ ابھی اور ٹھہرو۔ لیکن یہ لوگ ٹھہرے نہیں۔ اور سب احمدیت سے واپس چلے گئے۔

س حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ فرمایا کہ حضور کے بازو کی ہڈی ایک بار ٹوٹ گئی تھی جس کی وجہ سے حضور دائیں ہاتھ سے چائے کا کپ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے اتنی کتابیں لکھیں اور دائیں ہاتھ سے لکھیں۔ یہ بات سمجھ نہیں آتی۔

جواب لکھنا اور بات ہے۔ کوئی چیز اٹھانا اور بات ہے ہڈی غالباً اوپر سے ٹوٹی تھی۔ اس میں مشقت کا کام مشکل ہوتا ہے۔ پیالی اٹھانے میں تکلیف ہوتی ہو گی۔

سوال حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ حضور کی لائبریری میں طب کی ایک ہزار کتابیں ہیں۔ یہ کتب اس وقت کہاں ہیں۔

جواب حضور نے فرمایا بہت سی کتب ضائع ہو گئیں۔ ان کتب کو قادیان میں محفوظ کرنے کے لئے میں نے ربوہ سے لائبریرین بھیجا جنہوں نے چھان بین کر کے بہت سی کتب کو محفوظ کیا۔ طب کی کتب سے چھوٹے رسائل بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ بڑی تعداد میں کتب ہوں۔ محاورۃً فرمایا ہو۔

سوال اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے کہ جنت میں باغات ہیں اور بہترین دودھ اور شراب کی نہریں ہوں گی۔ تفسیر صغیر میں بھی حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے جو جہاں رہتا ہو گا وہ نہر اس کی ملکیت ہو گی۔ جبکہ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ یہ انسان کے اپنے اعمال ہوں گے جو اس شکل میں منتقل ہو جائیں گے۔

جواب حضور نے فرمایا ایسے محاورات استعمال کئے جاتے ہیں کہ دودھ مکمل غذا ہے کیونکہ بچہ صرف دودھ پیتا ہے اور اسی سے پورا انسانی جسم بن جاتا ہے۔ شہد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس میں شفا ہے۔ یہ دو مثالیں بات واضح کرنے کے لئے دی گئی ہیں۔ پھر کہا گیا ہے کہ یہ شراب وہ ہو گی جو نشہ نہیں کرے گی۔ اور یہ وہ دودھ ہو گا جو پھٹے گا نہیں۔ یہ باتیں تمثیلات ہیں اللہ نے فرمایا جنت میں جو دکھائی دے گا وہ تم دنیا میں بھی دیکھ چکے ہو گے۔ دودھ کی نہریں ہیں تو یہاں بھی دکھائی دینی چاہئیں۔ ایک بار آنحضرت ﷺ نے فرمایا جنت کا عرض ساری کائنات کے برابر ہے۔ ایک صحابیؓ نے دریافت کیا پھر جہنم کہاں ہے؟ فرمایا وہیں ہو گی جہاں جنت ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان باتوں کو ان کے اصلی معنوں میں استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

سوال عادی چور کا کون سا ہاتھ اور کہاں سے کاٹا جائے

جواب دایاں ہاتھ کلائی سے۔ بعض لوگوں نے اس میں کہنی کو بھی شامل کیا ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا یہ مطلب ہرگز نہیں لیا جا سکتا۔

سوال عرب کے ایک امیر سردار کی بیٹی نے چوری کی تو آنحضرت ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ کیا وہ عادی چور تھی۔

جواب یقیناً ہو گی۔ بعض عورتوں کو چوری کی مستقل عادت ہوتی ہے۔ ضرورت نہ بھی ہو چوری کرتی رہتی ہیں۔

سوال بعض لوگ کہتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں مسواک جائز ہے لیکن ٹوتھ برش نہیں کیونکہ ٹوتھ پیسٹ میں Flavours ہوتے ہیں۔ جس سے منہ میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔

جواب مسواک بھی تازگی پیدا کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس میں مختلف مادے اور کیمیکلز ہوتے ہیں۔ مختلف درختوں کی مسواک میں مختلف خوشبوئیں ہوتی ہیں یہ وہم ہے کہ ٹوتھ پیسٹ نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن اس کے بعد بار بار منہ دھو کر اس اثر کو کلیۃً مٹا دیں میں اسی طرح کرتا ہوں۔ ٹوتھ پیسٹ کرنے کے بعد بار بار کلی کر کے اس کا اثر ختم کر دیتا ہوں۔

سوال جب آدمی مرنے کے قریب ہوتا ہے تو اسے سورۃ یٰسین کیوں سنائی جاتی ہے۔

جواب سورہ یٰسین میں مختلف ایسی آیات ہیں جن میں خدا کی طرف سے تسلی کا ذکر ہے مثلاً سلامٌ قولاً من ربٍّ رحیم ہے۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا دم جب اٹکا ہوا تھا تو ان کو سورہ یٰسین سنائی جا رہی تھی اس آیت پر آخری سانس انہوں نے لیا اور خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

> صرف کر ڈالیں خدا کی راہ میں سب طاقتیں
> جان کی بازی لگا دی قول پر ہارا نہیں
> (درعدن)

تبرکات

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ؓ ایم-اے

ہزار مہینوں کی ایک رات

مغرب سے لیکر فجر تک سلام و رحمت کا نزول

چند دنوں میں رمضان مبارک کا آخری عشرہ شروع ہونے والا ہے۔ اسی عشرہ میں وہ مبارک رات آتی ہے جس کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے کہ:-

"ہم نے قرآنی شریعت کو ایک عظیم الشان رات کے زمانہ میں اتارا ہے اور اے مخاطب! تو کیا جانے کہ یہ رات کتنی برکات اور کتنے فضائل کی حامل ہے یہ رات تو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے اس میں خدا کے فرشتے خدا کے اذن سے اس کے پاک کلام کے ساتھ ہر ضروری امر کو لے کر زمین پر اترتے ہیں اور پھر غروب آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک سلام و رحمت کا مسلسل نزول ہوتا رہتا ہے۔"

ان لطیف آیات کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کا زمانہ گویا روحانی لحاظ سے ایک تاریک ترین رات کے مشابہ تھا جبکہ (-) ہر آسمانی روشنی مدھم پڑتے پڑتے بالآخر بجھ چکی تھی۔ اور چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ وہ وقت آیا کہ آپ کے بے مثل روحانی سورج نے افق مشرق سے طلوع ہو کر اس رات کی تاریکی کو دن کی روشنی میں بدل دیا اور پھر خدا نے قیامت تک کے لئے یہ مقدر کیا کہ ہزار مہینے کے بعد (جو کچھ اوپر تراسی سال کا زمانہ بنتا ہے) ایک مجدد مبعوث ہو کر گذرے ہوئے زمانہ کی کدورتوں کو دھو کر دین کو از سر نو پاک وصاف کر دیا کرے۔

لیکن ان آیات کے ایک ظاہری معنی بھی ہیں جو معروف لیلۃ القدر سے تعلق رکھتے ہیں جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ:-

اے مسلمانو! رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کسی رات میں لیلۃ القدر کو تلاش کر کے اس کی برکات سے فائدہ اٹھایا کرو۔" ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

"جس شخص کو لیلۃ القدر کی برکات کی تمنا ہو اسے چاہئے کہ اسے رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔"

اور ایک تیسری حدیث میں آپ فرماتے ہیں کہ

"لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں انتیسویں اور ستائیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔"

ان احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ گو خدا تعالیٰ کی ازلی حکمت نے (اور اس حکمت کا مقصد ظاہر ہے کہ کم از کم چند راتیں تو تلاش میں گذاریں اور کسی ایک رات پر تکیہ نہ کر بیٹھیں) لیلۃ القدر کو معین صورت میں ظاہر نہیں فرمایا۔ لیکن یہ بات ضرور معین فرمادی ہے کہ یہ رات رمضان کی آخری عشرہ کی وتر راتوں میں سے کوئی نہ کوئی رات ہوتی ہے۔ وتر کی یعنی طاق رات کی یہ خصوصیت ہے کہ اللہ وتر و یحب الوتر کے اصول کے مطابق ہمارا خدا وتر ہے۔ اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے؛ ور آخری عشرہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ رمضان کے دو ابتدائی عشرے مخصوص عبادت اور ذکر الٰہی میں گذارنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ایک خاص روحانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ انتہاء درجہ کی مناسبت رکھتی ہے اسی لئے حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ:-

"جب آخری عشرہ آتا تھا تو آپ کمر کس لیتے تھے (جس شخص کی کمر کبھی بھی ڈھیلی نہ ہوئی ہو اس کے متعلق کمر کے کسنے کی شان کا خود قیاس کر لو) اور اپنی رات کو (جو ویسے بھی ہمیشہ زندہ رہتی تھی) اپنی مخصوص عبادت کے ذریعہ غیر معمولی زندگی سے معمور کر دیتے تھے اور اپنے اہل کو بھی رات کی خاص عبادت کے لئے جگاتے تھے۔"

پس اب جبکہ رمضان کا آخری عشرہ قریب آ رہا ہے جو گویا رمضان کی کوہان یعنی اس کی بلند ترین چوٹی ہے (اور یہی اعتکاف کے دن بھی ہیں) میں دوستوں کی خدمت میں ایک بار پھر یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس عشرہ کے لئے اپنی کمریں کس لیں اور اپنی مردہ راتوں کو زندہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور اپنے اپنے گھروں میں اپنے اہل و عیال کو بھی نوافل اور ذکر الٰہی اور دعاؤں کے واسطے جگائیں تا کہ سارا گھر رمضان کی برکت سے معمور ہو جائے۔ اور غروب آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک خدائی سلام و رحمت کا نزول ہو کر ان کے دلوں کو منور کر دے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ جسمانی بارش کی طرح آسمان سے اترنے والی روحانی بارش بھی ہر زمین کو یکساں سیراب کرتی ہے کیونکہ بعض باتوں میں مشابہت رکھنے کے باوجود دونوں بارشوں میں یہ اصولی فرق ہے کہ جہاں زمینی بارش ہر اچھی اور بری زمین پر یکساں نازل ہوتی ہے وہاں آسمانی بارش کا نزول صرف نیک دلوں کے ساتھ مخصوص ہے اور غافل اور گندے اور بد فطرت انسانوں کو اس کا کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اور ایک رات تو در کنار ہزار لیلۃ القدر کا ظہور بھی انہیں بدستور تاریکیوں میں مبتلاء چھوڑ کر آگے گذر جاتا ہے جیسا کہ قرآن مجید خود فرماتا ہے کہ جس شخص کے دل کی زمین گندی ہو گئی ہے وہ روحانی بارش کے باوجود گندی فصل اگانے کے سوا کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ پس ضروری ہے کہ خدا سے ڈرتے ہوئے اور اپنے دلوں میں تقویٰ پیدا کرتے ہوئے نیک نیت کے ساتھ اس عشرہ میں قدم رکھو۔

یہ سوال کہ لیلۃ القدر کی ظاہری علامت کیا ہے ایک مشکل سوال ہے کیونکہ حق یہ ہے کہ لیلۃ القدر کی کوئی ایسی ظاہری علامت نہیں ہے جسے قطعی قرار دیا جاسکے۔ بعض حدیثوں میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک لیلۃ القدر کے دوران میں بادل آکر کچھ ترشح ہوا تھا لیکن یہ علامت مستقل اور دائمی علامت نہیں ہے بلکہ غالباً اس سال کے ساتھ مخصوص تھی گو بعید نہیں کہ کسی اور سال میں بھی اس قسم کی ظاہری علامت پیدا ہو جائے۔ کیونکہ خدا کے مادی اور روحانی نظاموں میں ایک قسم کی مشابہت پائی جاتی ہے لیکن لیلۃ القدر کی اصل علامت قلب مومن کے روحانی احساس سے تعلق رکھتی ہے جسے لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے ہم صرف اس قدر کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب لیلۃ القدر کا ظہور ہوتا ہے تو دعا کرنے والا مومن ایک طرف تو آسمان سے انتشار روحانیت کا خاص نزول محسوس کرتا ہے جو نہ صرف اس کے دل و دماغ کو منور کر دیتا ہے۔ بلکہ اس کا ماحول بھی آسمانی نور سے جگمگا اٹھتا ہے۔ اور دوسری طرف اس کی دعا اور مناجات میں ایک خاص رنگ کی کیفیت اور پاکیزگی اور بلندی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ ایسا محسوس کرتا ہے کہ گویا اس کی دعا کو غیر معمولی پر لگ گئے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں وہ آسمان کی طرف اڑاڑ کر پہنچ رہی ہے۔ اور بعض اوقات بعض کشفی نظارے بھی نظر آ جاتے ہیں اور دل پکار اٹھتا ہے کہ یہ ایک خاص گھڑی ہے۔ یعنی بقول شخصے:-

کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا ایں جا است

لیلۃ القدر کے تعلق میں آخری سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کو لیلۃ القدر میسر آ جائے تو وہ کیا دعا مانگے؟ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس تعلق میں ہماری جماعت کے بعض علماء بھی غلطی خوردہ ہیں کیونکہ وہ ایک حدیث کا غلط مفہوم سمجھنے کی وجہ سے لیلۃ القدر کی دعاؤں کو ایک نہایت تنگ دائرہ کے اندر محدود کر دیتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہ ؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر میں لیلۃ القدر کو پاؤں تو کیا دعا کروں؟ آپ ؐ نے فرمایا یہ دعا کرو کہ:-

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی

"یعنی اے میرے خدا تو بے حد معاف کرنے والا آقا ہے اور اپنے بندوں کو معاف کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے پس میرے گناہ بھی معاف فرما۔"

اس حدیث سے بعض لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ گویا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے لئے صرف اسی دعا پر حصر فرمایا ہے جو اس حدیث میں بیان کی گئی ہے حالانکہ گو یہ دعا بہت عمدہ دعا ہے اور عفو کا مقام عام مغفرت سے یقیناً زیادہ بلند ہے۔ کیونکہ جہاں مغفرت کے معنی صرف بخشنے اور پردہ پوشی کرنے کے ہوتے ہیں۔ وہاں عفو کے معنے گناہوں کو مٹا دینے اور انہیں کالعدم کر دینے اور دعا کرنے والے کو ان کے بداثرات سے کلی طور پر محفوظ کر دینے کے ہیں۔ اور یقیناً موخر الذکر مفہوم مقدم الذکر مفہوم سے زیادہ ارفع اور زیادہ اکمل ہے لیکن بہرحال یہ دعا ایک منفی قسم کی انفرادی دعا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ سمجھنا کہ آپ ؐ نے لیلۃ القدر جیسی عظیم الشان گھڑی کے متعلق اس قسم کی محدود اور منفی اور انفرادی دعا پر حصر کیا ہو گا۔ کسی طرح درست نہیں۔ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ بعض اوقات مخاطب کے وقتی حالات کے مطابق ایک وقتی ہدایت فرما دیتے تھے۔ لیکن آپ ؐ کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہوتا تھا۔ کہ ہر شخص ہر حال میں صرف اسی ہدایت کا پابند رہے اور اس سے آگے قدم نہ اٹھائے۔ خوب سوچو کہ دینے والی خدا جیسی دیالو ہستی جس کے انعام و اکرام اور فضل و رحمت اور جود و سخا کی کوئی حد نہیں اور گھڑی لیلۃ القدر جیسی عظیم الشان جسے خدا نے تراسی سال (یعنی عام حالات میں لمبی سے لمبی انسانی عمر) سے بھی بہتر اور مجسم سلامتی قرار دیا ہے اور پھر دعا صرف یہ کہ میرے ذاتی گناہ معاف ہو جائیں۔ اور بس!! یہ نظریہ نہ تو خدا کے شایان شان ہے اور نہ رسول کے مقام تلقین و تعلیم سے کوئی مناسبت رکھتا ہے اور نہ ہی لیلۃ القدر جیسی مبارک گھڑی کے ساتھ اس کا کوئی خاص جوڑ ہے۔

پس ہمارے جن خوش قسمت دوستوں کو لیلۃ القدر میسر آئے انہیں چاہئے کہ بے شک یہ دعا بھی مانگیں جس کا اوپر کی حدیث میں ذکر ہے' کیونکہ یہ ہمارے آقا کا مقدس کلام ہے اور برکتوں سے معمور۔ لیکن اپنی دعاؤں کو اس حد تک ہرگز محدود نہ رکھیں۔ بلکہ ہر قسم کی جماعتی اور قومی اور خاندانی اور انفرادی اور پھر منفی اور مثبت دعاؤں سے اپنے دامن کو اتنا بھر لیں۔ کہ بے شک ان کا دامن پھٹنے کے قریب پہنچ جائے مگر دعا کا دامن تنگ نہ ہونے پائے یہ درست ہے کہ بعض طبیعتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ ایک ہی وقت میں بہت سی دعائیں کریں تو انتشار کی صورت پیدا ہو کر توجہ کا مرکز اکھڑ جاتا ہے۔ لیکن کم از کم یہ تو ہو' کہ جماعتی اور قومی دعاؤں کو نہ بھولا جائے۔ یعنی احمدیت کی ترقی

باقی صفحہ 7 پر

سلیم شاہجہانپوری صاحب

"میڈم تساؤ"

لندن میں مشہور عالم مومی مجسّموں کا عجائب گھر

لندن میں مادام تساؤ کا میوزیم سیاحوں کی دلچسپی کی بڑی جگہ ہے۔ اس میوزیم کو دیکھنے پہنچے تو باہر فٹ پاتھ پر دو لمبی لمبی قطاریں نظر آئیں کیونکہ ٹکٹ گھر کی کھڑکی ابھی کھلی نہیں تھی اس نمائش گھر میں دنیا کے مشہور لوگوں کے مومی مجسمے ہیں جنہیں دیکھ کر حقیقت کا گمان ہوتا ہے۔

یہ ہر روز صبح دس بجے سے شام ساڑھے پانچ بجے تک کھلا رہتا ہے۔ داخلہ کے لئے ٹکٹ لینا پڑتا ہے۔ ہم بھی یہاں ایک لائن میں لگ گئے میں نے دیکھا کہ اس عجوبہ روزگار عجائب گھر کو دیکھنے کے لئے دنیا کے ہر گوشہ کا باشندہ لائنوں میں لگا ہوا' اپنی باری کا منتظر ہے خدا خدا کرکے ٹکٹ مل گئے اور ہم بھی لوگوں کے ساتھ اندر داخل ہو کر محو تماشا ہو گئے۔ یہاں تو ایک نئی دنیا نظر کے سامنے تھی دروازے سے لے کر اندر کے بڑے بڑے کمروں' ہال اور صحنوں میں ایسی شخصیات نظر آئیں جس کا کسی دوسری جگہ اس طرح یکجا نظر آنا ناممکن تھا۔ مشاہیر عالم کو مومی مجسموں میں اس طرح ڈھالا گیا ہے کہ نقل پر اصل کا دھوکہ ہوتا ہے اور اکثر تماشائی دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ یہ مجسمہ سازی کا وہ کمال ہے جو کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتا۔ ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے ان باکمال لوگوں کی مہارت اور ذہانت کی داد دی جا سکے۔ ان مجسموں میں مندرجہ ذیل مشاہیر عالم شامل ہیں:۔

1۔ برطانیہ کا شاہی خاندان۔ 2۔ سرونسٹن چرچل سابق وزیراعظم انگلستان۔ 3۔ چارلس ڈی گال سابق صدر فرانس۔ 4۔ آئزن ہاور سابق صدر امریکہ۔ 5۔ جارج بش۔ 6۔ مارگریٹ تھیچر سابق وزیراعظم برطانیہ۔ 7۔ میخائل گورباچوف سابق صدر روس۔ 8۔ شاہ حسین آف اردن۔ 9۔ محترمہ بے نظیر بھٹو سابق وزیراعظم پاکستان۔ 10۔ ڈاکٹر ہیلمٹ کوہل۔ 11۔ فرینکوئی متراں۔ 12۔ اولیور کرامول۔ 13۔ ابراہیم لنکن۔ 14۔ مسٹر گاندھی۔ 15۔ آرچ بشپ ڈیسمنڈ۔ 16۔ مارٹن لوتھر کنگ۔ 17۔ ولاڈی میرلینن۔ 18۔ ولیم شکسپیر انگریزی زبان کے نامور ڈرامہ نگار۔ 19۔ ہنری مور۔ 20۔ پبلو پکاسو وغیرہ۔

اس عجائب گھر کو کئی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ مادام تساؤ کی دو صدیوں پر پھیلی ہوئی داستان

2۔ سپر اسٹار (بے نظیر فنکار) (3) پر عظمت ہال (Grand Hall)۔ (4) چیمبر آف ہارر۔ (5) دی لندن پلانی ٹوریم۔

ان تمام حصوں کو سرسری طور سے دیکھنے کے لئے کافی وقت درکار ہے۔ ہر حصہ میں درجنوں بلکہ بیسیوں کی تعداد میں حیرت انگیز مومی مجسمے استادہ ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابھی بول پڑیں گے۔ ایک کونے میں ایک خاتون کا مجسمہ ایسے انداز سے کھڑا کیا گیا تھا گویا وہ اس عجائب گھر کی کوئی کارکن ہے اور میں نے دیکھا کہ ایک شخص اس کو کارکن ہی سمجھ کر اپنی ضرورت کا اظہار کر بیٹھا لیکن مجسمہ کی طرف سے کوئی جواب نہ پاکر اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور وہ وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ لوگ حیرت سے ہر ایک مجسمے کو دیکھتے تھے اور عش عش کر اٹھتے تھے۔ ایک جگہ مادام تساؤ کا جوانی کے زمانہ کا ایک مجسمہ ایک مسہری پر محو خواب دکھایا گیا ہے۔ ایک چھوٹے ہال میں ایک مشہور مغنیہ کو اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

یہاں سے فارغ ہو کر بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ وقت کی تنگی کے پیش نظر سیڑھیوں کے ذریعہ اوپر کی منزل میں جاکر ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ یہاں سینکڑوں کی تعداد میں صوفے رکھے ہوئے تھے اور لوگ ان پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگے۔ ابھی سہ پہر کا وقت تھا لیکن بجلی کے قمقمے بجھا دیئے گئے تو ایسا معلوم ہونے لگا کہ رات ہو گئی ہے ہمارے سامنے پلانی ٹوریم کا جو حصہ تھا وہ آسمان کی طرح نیلا نظر آنے لگا جس میں بے ترتیبی کے ساتھ ستارے ٹمٹما رہے تھے۔ یہ نظارہ بھی حیرت انگیز اور دلچسپ تھا۔ لوگ بڑے غور سے نقلی آسمان کے تغیرات کو مشاہدہ کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد یہ کھیل بھی ختم ہوا تو معلوم ہوا کہ ابھی تو شام کے چار بجے ہیں اور ہر طرف سورج کی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔

وہاں سے نیچے اتر کر آئے تو سامنے گیلری نظر آئی جو ہمیں چیمبر آف ہارر (Chamber of Harrors) کی طرف لے گئی۔ یہاں نہ خانوں کے کمروں میں جو نظارے دیکھنے میں آئے ان سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ چند جھلکیاں آپ بھی دیکھ لیں۔

ایک چیمبر میں ایک شخص کو الیکٹرک چیئر (برقی کرسی) پر ہاتھ پاؤں اور کمر کو مضبوطی سے باندھ کر' بٹھا دیا گیا ہے ایسی حالت میں وہ خفیف سی جنبش بھی نہیں کر سکتا اسے برقی لہر کے ذریعہ موت کے منہ میں دھکیل دیا جاتا ہے۔

ایک شخص کے گلے میں پھانسی کا پھندہ فٹ کیا جا رہا ہے اس حالت میں کہ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی ہیں اور وہ موت کو گلے لگانے والا ہے۔ اسی طرح کے درجنوں خوفناک مناظر اس چیمبر میں دکھائے گئے ہیں۔ جگہ جگہ سے اذیت ناک آوازیں بھی سنائی دیتی ہیں اور ہر منظر بڑا دردناک اور عبرت ناک ہے۔

غیر مناسب نہ ہو گا کہ اگر ہم اس مشہور زمانہ ماہر مجسمہ ساز مادام تساؤ کے مختصر سوانح حیات قارئین کی ازدیاد معلومات یا بعض قارئین کی دلچسپی کے پیش نظر یہاں درج کردیں۔

میڈم تساؤ کے حالات زندگی

"مادام تساؤ" کی کہانی دو سو برس پہلے اس وقت شروع ہوتی ہے جب 1761ء میں اسٹر برگ (Strasbourg) کی ایک غریب بیوہ کے گھر میں اس نے جنم لیا۔ اس بچی کا نام "میری گراساٹز" (Marie Grashaltz) رکھا گیا۔ اس وقت کون قیاس کر سکتا تھا کہ یہ ننھی بچی جس کا سپاہی والد اس کی پیدائش سے پہلے فوت ہو چکا تھا زندہ رہے گی' یہاں تک کہ وہ ایک بے مثل آرٹسٹ (فنکار) اور ایک کاروباری خاتون کی طرح اپنے حیران کن مومی مجسموں کے حوالہ سے سارے عالم میں شہرت حاصل کرلے گی۔

میری کی والدہ نے ڈاکٹر کرٹینس کے یہاں برن میں بطور منتظم ملازمت اختیار کرلی جو ایک ذہین آرٹسٹ (فنکار) تھا۔ جب میری چھ سال کی تھی تو دونوں ماں اور بیٹی ڈاکٹر کے ساتھ پیرس کے گئیں۔ جہاں ڈاکٹر نے 1770ء میں پیرس کے فیشن ایبل علاقے "پیلس رایل" (Palais Royel) میں اپنے مومی مجسموں کی نمائش شروع کی۔ ڈاکٹر بہت جلد اس چھوٹی بچی میری پر مہربان ہو گیا اور زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ اس نے میری کو مومی مجسمے بنانے کی تربیت دینا شروع کردی۔

میری کو پہلی کامیابی اس وقت نصیب ہوئی جب تیرہ سال کی عمر میں اس نے والٹیر کا مجسمہ تیار کرلیا جو آج تک اس کی نمائش گاہ میں موجود ہے۔ جب اس کی ذہانت کا شہرہ لوئیس (Lauis) Xvi کی ہمشیرہ الزبتھ کے کانوں تک پہنچا تو میری کو "ورسلٹر" (Versailter) میں آرٹ ٹیوٹر مقرر کردیا گیا' جہاں وہ آئندہ نو سال تک فرانس کے شاہی خاندان میں رہی۔

مگر فرانس میں اس وقت آزادی کی تحریک زور پکڑ رہی تھی اور تاؤ کا عالم تھا اور جب 1789ء میں فرانس میں انقلاب برپا ہو گیا تو ڈاکٹر کرٹینس نے اسے اپنے گھر واپس بلا لیا جہاں اس نے انقلابی لیڈروں سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

آئندہ پانچ برس تک میری کو سر قلم کرنے والی مشین "گلوٹین" (Guillotine) کا نشانہ بننے والی مشہور شخصیات کے لئے موت کا نقاب (Death Mask) لے جانے پر مجبور کیا جاتا رہا اس مشین کا اولین نشانہ بننے والے لوئس شانزدہم اور میری انٹونی تھے ان کے بعد وہ انقلابی لوگ تھے جن کو میری خود بھی جانتی تھی۔ ان میں سے بہت سے نقاب اب بھی "چیمبر آف ہارر" (Chamber of Harrars) میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

جس سال وحشت کا ماحول ختم ہوا اسی سال کرٹینس کا انتقال ہو گیا اور وہ اپنی نمائش گاہ کا انتظام میری کے لئے چھوڑ گیا۔ اس کے انتقال کے ایک سال بعد میری نے فرانکوئس تو ساؤ (Francois Tussaud) سے شادی کرلی اور 1810ء میں اس نے ایک بیٹی کو جنم دیا جو زیادہ عرصہ زندہ نہ رہی۔ اس کے علاوہ میری کے بطن سے دو بیٹے بھی پیدا ہوئے جو زندہ رہے۔

فرانس ابھی تک بڑے بڑے مسائل سے دوچار تھا اور میری کی نمائش اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے جہد مسلسل کا شکار تھی۔ اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے میری نے ایک یادگار فیصلہ کیا اور وہ فیصلہ یہ تھا کہ میری اپنے شوہر اور چھوٹے بیٹے کو پیرس میں چھوڑ کر' اپنے بڑے بیٹے کو ساتھ لے اور اپنی نمائش انگلستان منتقل کردے۔ اس کے بعد اس نے نہ فرانس کو مڑ کر دیکھا اور نہ اپنے شوہر کو۔

اگلے تیس سالوں میں اس معمولی مگر باہمت مستقل مزاج فرانسیسی خاتون نے اپنی مشہور مصنوعات کی نمائش کو انگلستان کے بڑے بڑے شہروں میں ان تھک محنت اور جوش و ولولہ کے ساتھ روشناس کرایا۔

آخر کار جب وہ 74 سال کی عمر کو پہنچ گئی تو سفر کرنا اس کے لئے دشوار ہو گیا لہٰذا اس نے لندن کی بیکر اسٹریٹ پر اپنی پہلی مستقل رہائش گاہ کو نمائش گاہ میں تبدیل کردیا۔

اس کا آخری شاہکار خود اس کا مجسمہ ہے جو اس نے اپنی وفات سے آٹھ سال قبل 1850ء میں تیار کیا تھا جو اصل کے عین مطابق ہے اور آج بھی عجائب گھر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کی وفات کے بعد اس کے بیٹے اس کے کاروبار کے وارث بنے بعد ازاں اس کے پوتوں نے میری لیبون روڈ پر ایک عمارت حاصل کی جسے 1884ء میں نمائش کے لئے کھول دیا گیا جہاں میڈم تساؤ تا حال قائم ہے اور روزانہ ہزاروں مقامی اور غیر مقامی شائقین اسے دیکھنے آتے اور خراج تحسین ادا کرکے واپس جاتے ہیں۔

باوجود 1935ء کی بہت بڑی آتش گیری کے جس نے بہت سے مجسموں کو برباد کر دیا اور باوجود 1940ء کے بموں کی تباہی کے "میڈم تساؤ" کا عجائب گھر ترقی کرتا رہا اور آج یہ لندن میں سیاحوں کی توجہ کا سب سے زیادہ مقبول اور دلکش مرکز ہے۔ جس کی بنیاد دو سو سال قبل انقلاب فرانس سے پہلے ایک سادہ سی دس سالہ فرانسیسی لڑکی نے اپنا پہلا ماڈل تیار کرکے ڈالی تھی۔

☆☆☆☆☆

ریڈیو 1879ء میں سب سے پہلے ریڈیو ویو (Radio Wave) کی تجرباتی وضاحت اینگلو امریکن موجد ڈیوڈ ایڈورڈ نے ایک خام ریڈیو ٹرانسمٹر اور ریسیور بنا کر کی۔ اس نے اس آلے سے پیغامات گزارے جو لندن کی گلیوں میں سنے گئے۔ مگر وہ اس ایجاد کی اہمیت اور حقیقت کو مکمل طور پر واضح نہ کر سکا۔ 1894ء میں ایک انگریز اولیور نے ایک ایسا ہی آلہ بنایا جو 450 فٹ دور تک کام کر سکتا تھا۔ 1901ء میں مارکونی نے دنیا کو اس وقت حیران کر دیا جب اس کے ریڈیو سگنلز بحراوقیانوس کے پار سنائی دیئے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم ملک محمد داؤد صاحب (جامعہ احمدیہ ربوہ ابن مکرم ملک محمد اسحاق صاحب مرحوم سابق پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ 36/17 دارالرحمت وسطی ربوہ کو مورخہ 26۔ دسمبر 1999ء کو ایک بیٹے کے بعد دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت "امتہ الوکیل" عطا فرمایا ہے۔

بچی مکرم حکیم شوق محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی اور مکرم ملک لطیف الرحمٰن صاحب آف گلبہار کالونی کراچی کی نواسی ہے۔

عزیزہ کے خادم دین ہونے اس کی صحت اور درازی عمر کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم عبدالعزیز صاحب ابن چوہدری سعید احمد جٹ صاحب ساکن جرمنی کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ بشریٰ شاکر بنت ملک فتح محمد شاکر صاحب ساکن شاہ تاج کالونی منڈی بہاؤالدین مورخہ 99-11-19 کو مکرم محمد عارف طاہر صاحب مربی سلسلہ نے بیت الاحمدیہ شاہ تاج شوگر مل میں بعوض تین ہزار جرمن مارک حق مہر پر کیا۔ مکرم عبدالعزیز صاحب کی طرف سے ان کے چچا و وکیل رشید احمد ضیاء کارکن دارالقضاء مرکزیہ نے ایجاب و قبول منظور کیا۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے ثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔

درخواست دعا

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور درخواست کرتے ہیں کہ ان کے عزیزان مکرم مرزا فاروق بیگ صاحب مکرم مرزا وقار بیگ صاحب ابن مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب مرحوم شہزادہ آباد محمد نگر عارف والا کو کار کے ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم مبارک احمد تشنہ صاحب سبزہ زار ملتان روڈ لاہور کے بازو پر فریکچر ہو گیا تھا۔ پیلستر ہو چکا ہے۔ ابھی تکلیف بہت ہے۔

○ مکرم حمید اللہ خان صاحب حلقہ جنزل ہسپتال فیروزپور روڈ لاہور شدید بیمار ہیں۔

○ تاشف وقار عمر 2 سال ابن مکرم وقار منظور بسرا صاحب پولیو کے مرض کی وجہ سے بیمار ہے اور لاہور چلڈرن کمپلیکس میں داخل ہے۔ بچہ واقف نو ہے۔

ان سب کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش جو کہ 25 دسمبر ہے یکم جنوری بنتی ہے تو یوں یکم جنوری سے نئے سال کی ابتداء کی گئی اب اس کیلنڈر کی ابتداء کے سلسلہ میں وہ غلطی کر بیٹھا وہ یوں کہ چونکہ اس زمانے تک ابھی زیرو کا نظریہ متعارف نہیں ہوا تھا اس لئے اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے سال کو یکم عیسوی کا نام دے دیا اس طرح اس سے پچھلا سال یکم قبل از مسیح کہلایا اور یوں درمیان کا پورے کا پورا سال غائب ہو گیا اس سلسلہ کو اگر اسی انداز سے آگے بڑھایا جائے تو نیا سال یعنی نیو میلینیم یکم جنوری 2001ء کو ہی بنتا ہے نہ کہ جنوری 2000ء سے۔

یہ ساری رپورٹ آپ کو سمجھنے میں مشکل لگے تو آپ یوں سمجھیں کہ اگر گنتی کی ابتداء زیرو (0) سے کریں تو اگلی دہائی بھی زیرو سے شروع ہوگی اور اگر گنتی کی ابتداء (1) سے کی جائے تو یقیناً اگلی دہائی بھی ایک سے ہی شروع کی جا سکے گی...... تو چونکہ کیلنڈر بنانے والے روس کے ڈائیونیس ایسز یگوس نے کیلنڈر کی گنتی زیرو (0) جنوری کی بجائے یکم جنوری کو کی تھی لہٰذا کوئی بھی نیا سال یا کوئی بھی نئی صدی زیرو کی بجائے یکم یعنی (1) کو ہی تسلیم کی جائے گی۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

طالبان کا امیج بہتر ہو گیا

طیارہ بحران میں مثبت کردار ادا کرنے سے طالبان کا امیج بہتر ہو گیا ہے۔ بحران ہینڈل کرنے میں طالبان نے توقع سے بڑھ کر مثبت کردار ادا کیا۔ جس کی تعریف کی جا رہی ہے۔ ایجنسی فرانس پریس نے اپنے تبصرے میں کہا ہے کہ دنیا کے موقف میں مثبت تبدیلی آئی ہے۔ بھارت نے بھی طالبان کا تعاون تسلیم کر لیا۔ پاکستان میں سابق امریکی سفیر رابرٹ اوکلے نے بھی کہا ہے کہ عالمی سطح پر طالبان کے بارے میں منفی تاثر کم ہو گیا ہے۔ ہائی جیکرز کی جانب سے مطالبات میں کمی کرانے کیلئے طالبان کا کردار قابل تعریف رہا۔ انہوں نے بھارت سے کہا ہے کہ طالبان کے مثبت رویے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بھارت طیارے کا مسئلہ حل کرے۔

بھارت حکومت اور "را" کا کردار

عالمی تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت اور اس کا خفیہ ادارہ "را" مذاکرات سے مسئلے کا حل نہیں چاہتے۔ پاکستان اور افغانستان کو طیارے کے اغواء میں ملوث کرنے کا مقصد انہیں دہشت گرد ثابت کرنا ہے۔ بھارت نے مسئلہ کشمیر پر بین الاقوامی دباؤ کا رخ بدلنے کیلئے خود اپنا طیارہ اغوا کرا لیا ہے۔

شام اسرائیل مذاکرات کا اگلا دور

شام اسرائیل مذاکرات کا اگلا دور امریکہ کے لئے بے حد اہم ہوگا۔ صدر کلنٹن 2000ء میں اپنی صدارت ختم ہونے سے پہلے بیشتر مشرق وسطیٰ میں امن کی بحالی کا کریڈٹ لینا چاہتے ہیں۔

امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد

امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد 70 لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ امریکہ کی کل آبادی 27 کروڑ 30 لاکھ 12 ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

کوہل کے خلاف تحقیقات

جرمنی کی پارلیمنٹ نے سابق چانسلر ہلمٹ کوہل کے خلاف تحقیقات جاری رکھنے کی حمایت کر دی ہے۔ پارلیمنٹ نے کوہل کو کارروائی سے مبرا قرار دینے کی مخالفت کی اگر الزام ثابت ہو گئے تو ان کو جیل ہو سکتی ہے۔

29 سال قید کے بعد رہائی

اسرائیل نے فلسطینی سمجھوتے کے بعد 26 فلسطینیوں کو رہا کر دیا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

کے لئے خاص دعائیں کی جائیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود بھیجا جائے۔ حضرت مسیح موعود کے پاک مقاصد کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازی عمر کے واسطے دردمندانہ دعا مانگی جائے۔ جماعت کے مربیان اور مرکزی کارکنوں کے لئے دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کے مطابق مقبول خدمت کی توفیق دے اور انہیں جماعت کے لئے فتنہ کا باعث نہ بنائے۔ قادیان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا جائے۔ اور پھر اپنے عزیزوں اور دوستوں اور ہمسایوں کے لئے بھی دینی اور دنیوی دعا مانگی جائے۔ جب خدائی رحمت کی کوئی حد بست نہیں تو ہم اپنے دامن کو کیوں تنگ کریں؟ مگر بہرحال اس الٰہی ارشاد کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ جو دعا کی قبولیت کے لئے گویا ایک بنیادی پتھر ہے کہ:-

"میں دعا کرنے والے کی دعا کو ضرور سنتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ میرے بندے بھی میرا حکم مانیں اور مجھ پر سچا ایمان لائیں۔"

خدا کرے کہ ہم اس معیار پر پورے اتریں اور خدا کرے کہ ہمارے دلوں میں دعا کے وقت وہ کیفیت پیدا ہو جو خدا کی رحمت کو کھینچا کرتی ہے اور رمضان کا اختتام ہمیں ایک بدلی ہوئی قوم پائے۔

(الفضل 9۔ اپریل 58ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 5۔ جنوری 2000ء

12-40 a.m.	لقاء مع العرب۔
1-35 a.m.	نارویجین پروگرام۔
2-15 a.m.	درس القرآن۔ دوبارہ
3-30 a.m.	درس الحدیث۔
3-45 a.m.	ملاقات۔ بنگالی دوستوں کے ساتھ۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ ورکشاپ
6-05 a.m.	درس القرآن۔ دوبارہ
7-20 a.m.	شہر رمضان۔
7-35 a.m.	لقاء مع العرب۔
8-30 a.m.	درس ملفوظات۔
8-45 a.m.	اردو کلاس۔
10-00 a.m.	ملاقات۔ بنگالی دوستوں کے ساتھ۔
11-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
11-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ ورکشاپ۔
12-10 p.m.	سواحیلی پروگرام۔ مذاکرہ۔
1-00 p.m.	لقاء مع العرب۔
2-10 p.m.	اردو کلاس۔
3-10 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-15 p.m.	درس القرآن۔ لائیو۔
5-30 p.m.	شہر رمضان۔
5-45 p.m.	درس ملفوظات۔
6-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
6-40 p.m.	مذاکرہ۔
7-05 p.m.	بنگالی سروس۔
8-05 p.m.	مجلس عرفان۔
9-05 p.m.	درس ملفوظات۔
9-20 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔ ایم ٹی اے پاکستان۔
9-55 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔ رمضان پروگرام۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 31 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 19 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ یکم۔ جنوری۔ غروب آفتاب۔ 5-17
اتوار 2۔ جنوری۔ طلوع فجر۔ 5-40
اتوار 2۔ جنوری۔ طلوع آفتاب۔ 7-06

موٹروے پر المناک حادثہ 54 مسافر ہلاک

فیصل آباد سے جانے والی بس کلر کہار کے قریب ہولناک حادثے کا شکار ہو گئی بس میں آگ بھڑک اٹھی جس سے 54 مسافر زندہ جل کر ہلاک ہو گئے موٹروے کی تاریخ کا یہ بدترین حادثہ ہے۔ کوہستان کمپنی کی 72 نشستوں والی بس کے اس حادثے میں 20 مسافر زخمی ہیں بیشتر کی حالت نازک ہے۔ اسلام آباد راولپنڈی اور چکوال کے ہسپتالوں میں ایمرجنسی کا اعلان کر دیا گیا۔ بس کے حادثے کی وجہ کے بارے میں دو آراء ہیں ایک میں بتایا گیا ہے کہ چلتی بس میں شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگ گئی جس سے بس بے قابو ہو گئی دوسرے رائے کے مطابق بس نے ایک اور بس کو اوورٹیک کرنے کی کوشش میں رفتار تیز کی تو بس بے قابو ہو گئی اور قلابازیاں کھاتے ہوئے اس میں پچھلے حصہ میں آگ بھڑک اٹھی۔ بس نے سات قلابازیاں کھائیں اور موٹروے کا جنگلہ توڑ کر 20 فٹ گہرے کھڈ میں گر گئی۔

ناقابل شناخت لاشیں

بس میں آگ بھڑکی تو مسافروں کو بس سے نکلنے کی مہلت نہ مل سکی جس کی وجہ سے بڑی تعداد زندہ جل گئی اور ان کی لاشیں ناقابل شناخت ہو گئیں۔ بدقسمت مسافروں نے کلر کہار میں نماز عصر ادا کی اور صرف 5 منٹ بعد بس حادثے کا شکار ہو گئی۔ ہلاک ہونے والوں میں ڈرائیور اور کنڈیکٹر بھی شامل ہیں۔

100 بچوں کے قاتل نے گرفتاری دے دی

100 بچوں کے مبینہ جنونی قاتل جاوید اقبال نے پنجاب سمیت ملک بھر کی پولیس کی ناکامی کے بعد لاہور میں روزنامہ جنگ کے دفتر میں آکر خود اپنا تعارف کروایا اور خود کو پولیس اور فوج کے حوالے کر دیا۔ اطلاع ملتے ہی فوج اور پولیس نے اخبار کے دفتر واقع ڈیوس روڈ کو گھیر لیا اور جاوید اقبال کو گرفتار کر کے لے گئی جہاں رات گئے تک بند کمرے میں اس سے تفتیش ہو رہی ہے۔

بھارت کو ڈیڈ لائن دے دی گئی

طالبان اور ہائی جیکروں نے بھارت کو ڈیڈ لائن دے دی ہے کہ مسئلہ حل کیا جائے۔ طالبان نے کہا ہے کہ اگر بھارت نے سمجھوتہ نہ کیا تو وہ طیارے کو اپنے ملک سے چلے جانے کو کہیں گے۔ طیارہ اب ٹھیک ہو چکا ہے اور اڑ سکتا ہے۔ جبکہ ہائی جیکروں نے کہا ہے کہ اگر مطالبات نہ مانے گئے تو وہ انتہائی اقدام کریں گے۔

35 مجاہدین میں اکثر پاکستانی

بھارت کے اخبار ہندوستان ٹائمز نے ان 35۔ افراد کی فہرست جاری کر دی ہے جو بھارت کی جیلوں میں قید ہیں اور جن کی رہائی کا مطالبہ ہائی جیکروں نے کر رکھا ہے۔ بھارت کی حکومت ابھی تک ان کی بات ماننے سے انکار کر رہی ہے۔ ان مجاہدین میں سے 31 جموں کی اور سرینگر کی جیلوں میں اور باقی 4 جودھپور اور مغربی بنگال کے قید خانوں میں ہیں۔ گرفتار شدگان کا تعلق کھوٹہ' میرپور آزاد کشمیر' بلوچستان' راولپنڈی' گوجرانوالہ' باغ' مظفر آباد' کوٹلی' افغانستان' مظفر آباد' بھمبر' میرپور' ہزارہ وغیرہ شامل ہیں۔

عید کا سامان ملنے پر اداسی

معزول وزیراعظم نواز شریف عید کا سامان ملنے پر اداس ہو گئے۔ اہل خانہ رو پڑے۔ نوازشرف کی اہلیہ' والدہ اور بیٹیاں عید کے کپڑے اور دیگر ضروری سامان لے کر جیل میں ملاقات کرنے گئیں۔

سابق چیف احتساب کمشنر نادہندہ نکلے

سابق چیف احتساب کمشنر ریٹائرڈ جسٹس مجدد مرزا 50 کروڑ کے نادہندہ نکلے۔ انہوں نے نواز دور میں مزید قرضے کے لئے درخواست دی جو اس وجہ سے مسترد کر دی گئی کہ انہوں نے پہلا قرضہ واپس نہیں کیا تھا۔ انہوں نے نواز اور شہباز کے خلاف دائر 42 کیسوں میں سے ایک پر بھی کارروائی نہیں کی۔

فرانس نے بھی قرضہ ری شیڈول کر دیا

فرانس نے بھی پاکستان کے ساتھ 40 کروڑ ڈالر کا قرضہ ری شیڈول کر دیا ہے۔ معاہدے پر پیرس میں دستخط کئے گئے۔ پاکستان نے یہ قرضہ دسمبر 2000ء تک ادا کرنا تھا۔

طیارے کا محاصرہ کر لیا گیا

طالبان کے کمانڈوز' سات بکتر بند گاڑیوں اور ایک ٹینک نے بھارتی فضائی کمپنی کے اغوا شدہ طیارے کا محاصرہ کر لیا ہے۔ ممکنہ کمانڈو ایکشن کے لئے ائرپورٹ پر ہائی الرٹ کر دیا گیا۔ ریڈ کراس اور مقامی طبی امداد دینے والے اداروں کو چوکس کر دیا گیا۔ عالمی میڈیا ٹیمیں بھی الرٹ ہو گئیں۔ طالبان نے مذاکرات کی ناکامی پر کمانڈو ایکشن کے لئے سعودی عرب اور پاکستان سے مدد مانگ لی ہے۔

طیارے میں جاسوسی کے آلات

طالبان نے کہا ہے کہ بھارتی طیارے میں جاسوسی کے آلات نصب کر کے افغانستان کے حساس مقامات کو مانیٹر کیا جا رہا ہے۔ بھارت کی مشکوک سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے طالبان نے بھارت سے آئی ہوئی مذاکراتی ٹیم پر نگرانی سخت کر دی ہے۔ طالبان نے بھارت سے کہا ہے کہ اس طیارے پر نصب آلات کی وجہ سے افغانستان کی قومی سلامتی کو زبردست خطرات لاحق ہیں۔

میاں شریف بھی نادہندہ ہیں

قومی احتساب بیورو نے کہا ہے کہ نواز شریف کے والد محترم میاں شریف بھی نادہندہ ہیں لیکن ان کی عمر کا لحاظ کر کے ان کو نہیں پکڑا چیف پراسیکیوٹر جنرل نے کہا کہ بینظیر اور زرداری کے خلاف مقدمات کا از سر نو جائزہ لیں گے۔

عالمی پریس کی بھارت پر تنقید

بھارت سمیت عالمی پریس نے طیارے کے اغوا کے معاملے پر ناقص بھارتی حکمت عملی پر تنقید کی ہے۔ فرانسیسی اخبار نے بھارت پر تنقید کرتے ہوئے پاکستانی رویے کی تعریف کی ہے۔

مسلم لیگ کی نئی متوقع حکمت عملی

انگریزی اخبار ڈان نے 24۔ دسمبر 1999ء کی اشاعت میں خبر دی ہے کہ پاکستان مسلم لیگ نے نئی حکمت عملی طے کی ہے اس کے مطابق چونکہ عوام کے سڑکوں پر آنے کا کوئی امکان نہیں لہٰذا اب یہ پروپیگنڈہ کیا جائے گا کہ جنرل مشرف کے قریبی تمام اہم عہدہ دار قادیانی ہیں۔ اس سلسلے میں فرضی لسٹیں شائع کی جائیں گی۔ یہ مہم مسلم لیگ کے اپنے پلیٹ فارم سے براہ راست نہیں شروع ہو گی بلکہ مذہبی گروپوں کو آگے لایا جائے گا۔ اور فرضی خبریں چھپوائی جائیں گی اس کے علاوہ جنرل مشرف کی ذاتی زندگی کو بھی خبروں کا موضوع بنایا جائے گا۔ اس مہم کے لئے صحافیوں کو کرایے پر حاصل کیا جائے گا۔

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے اخبار الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ بل ماہ دسمبر 97.50 روپے ہے جلد ادائیگی فرمائیں۔

(مینیجر)

نیا سال اور عید مبارک ہو

ماہ جنوری کیلئے خصوصی رعائتی قیمت

جرمن ہومیو فارمیسی کی 10ML پوٹینسی شیشے طرز میں

6X / 30/ 200/ 1000/ 10/-
10M/50M/CM 13/-

10ML	117 ادویات PKP سادہ بکس میں	1200/-
10ML	شیشے خوبصورت بریف کیس میں	1600/-
20ML	PKP سادہ بکس میں	1700/-
	خوبصورت بریف کیس میں	2000/-
10ML	234 ادویات خوبصورت بریف کیس میں	3000/-
20ML		4000/-

نیز کاکیشیا اور شنی براہ مدر ٹنکچر میں دستیاب ہے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گولبازار۔ ربوہ
فون۔ 212399

نیا سال نئی پیشکش

☆ شادی بیاہ کے موقع پر گوٹے کے کام والے سوٹ
☆ کاٹن و کھڈی سلک کے کامدار سوٹ
☆ سندھی کامدار گلے
☆ سندھی ہیڈ شیٹ اور رلّی
☆ علاوہ ریشمی جالی دار' لیدر رویلوٹ' میچنگ سلک سوٹ وغیرہ۔

اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ ملحقہ کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب - فون 212866

قارئین الفضل کو احمد ٹریولز کی طرف سے **نیا سال مبارک ہو**

☆ اندرون و بیرون ممالک ہوائی سفر۔ کسی بھی ائرلائین کی ارزاں اور کنفرم ٹکٹوں کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ ☆ نیز بیرون ملک سے آئے ہوئے مہمانوں کی ٹکٹوں کی کنفرمیشن اور ری کنفرمیشن کی سہولت موجود ہے۔

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
2/13 الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود
فون 211550 ربوہ

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61